

OPEN ACCESS RUSHD (Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies) Published by: Lahore Institute for Social Sciences, Lahore.	ISSN (Print): 2411-9482 ISSN (Online): 2414-3138 July-Dece-2023 Vol: 4, Issue: 2 Email: journalrushd@gmail.com OJS: https://rushdjournal.com/index
---	--

Wisal Ahmad¹

Dr. Hafiz Tahir Islam²

علامہ دمیاٹی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "المختصر فی سیرۃ سید البشر" میں تفسیری نکات کا تحقیقی مطالعہ

Research study of exegetical points in Allama Dimyati's
book 'Al-Mukhtasar Fi Seerat Sayyid Al-Bashar

Abstract

The biography of the Holy Prophet ﷺ is a vibrant and enduring topic. Numerous Muslim and non-Muslim biographers from the first century to the present have presented their research on various aspects of the Prophet's personality ﷺ. According to primary sources, biographies vary widely. Among the types is the methodology of Tafseer Bil Masoor. Researchers compile material from the Quran and Tafsir. Notably, Abdul Momin bin Khalf bin Sharaf Uddin Damyanti (614-705), a prominent 7th-century Mufasssir of Tafseer Bil Masoor, compiled his extensive book "المختصر فی سیرۃ سید البشر" on the biography of the Holy Prophet ﷺ following the narrators' methodology. In this book,

1 PhD Scholar, Department of Quran & Tafseer, Allama Iqbal Open University, Islamabad

2 Assistant Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture, AIOU, Islamabad

Allama Dimiyati elaborates on the Tafseer Bil Masoor from the Quran. He gathers material from primary sources and extensive Tafseeri literature. This paper analyzes material related to the explicit biography of Prophet ﷺ.

Keywords: Biography, Tafseer, Quran, Dimiyati

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا نام و نسب

آپ کا پورا نام عبدالمؤمن بن خلف بن شرف بن الخضر¹ بن موسیٰ التونی الدمیاطی رحمۃ اللہ علیہ ہے، ان کی کنیت ابو محمد² اور ابواحمد³ ہے اور یہ دونوں ان کے بیٹے ہیں۔

ان کے مشہور القاب میں سے ایک لقب شرف الدین⁴ ہے۔ اور بعض حضرات نے ابن الجامد ان کا لقب⁵ ذکر کیا ہے۔ یعنی پورا نام الحافظ ابو محمد عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی رحمۃ اللہ علیہ ہے، جو کہ ابن الجامد⁶ سے پہچانا جاتا ہے۔ بعض

¹ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، طبقات الشافعیہ (بیروت، دارالمد الاسلامی، 2002ء)، ج: 2، ص: 951

Ibn Kathir, Isma'il bin 'Umar bin Kathir, Tabaqat al-Shafi'iyyah (Beirut, Dar al-Mad Islamic, 2002), Vol: 2, p: 951

² العبدری، ابو عبداللہ، رحلة العبدری (بیروت، دار ابن کثیر، 2002ء)، ص: 132
Al-Abdari, Abu Abdullah, Rihlat al-Abdari (Beirut, Dar Ibn Kathir, 2002), p: 132

³ القاسم بن یوسف التجیبی السبکی، مستفاد الرحلة والاعتراب (ریاض، دار الشرق، 1994ء) ص: 38
Al-Qasim bin Yusuf al-Tajibi al-Sabti, Mustafad al-Rihlah wa al-Ightrab (Riyadh, Dar al-Sharq, 1994), p: 38

⁴ السبکی، تاج الدین عبدالوہاب بن تقی الدین، طبقات الشافعیہ الكبرى، (بیروت: مجر للطباعة، 1990ء)، ج: 1، ص: 103

Al-Sabki, Taj al-Din Abdul Wahab bin Taqi al-Din, Tabaqat al-Shafi'iyyah al-Kubra (Beirut: Hijr Liltiba'ah, 1990), Vol: 1, p: 103

⁵ آشی، محمد بن جابر الوادی، (بیروت: جامعہ ام القرى، 1401ھ)، ج: 2، ص: 419
Ashi, Muhammad bin Jabir al-Wadi, (Beirut: Jamia Umm al-Qura, 1401 AH), Vol: 2, p: 419

⁶ محمد بن عبداللہ ابی بکر، توضیح المشتبه فی ضبط أسماء الرواة وأنسابهم وألقابهم وكناهم (بیروت: مؤسسة الرسالة)، ج: 3، ص: 29

نے ان کا لقب برہان الدین¹ اور بعض نے جمال الاسلام² ذکر کیا ہے۔ اور التونی اس کی نسبت "تونہ" کی طرف یا "تینیس" گاؤں کی طرف ہے جو کہ دمیاط شہر کے ایک گاؤں کا نام³ ہے۔ اور دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ، دمیاط شہر کی طرف نسبت ہے۔

جائے پیدائش

حافظ شرف الدین دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ تونہ میں 614ھ میں پیدا ہوئے⁴۔

آپ کی ہیئت اور اخلاق

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے رحالۃ العبدری نے اپنے استاذ علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف بیان کئے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ رنگ کے انتہائی سفید، عمدہ ہیئت والے، مقبول صورت والے، ہمیشہ مسکرانے والے، پرکشش⁵ خوبصورت اخلاق والے، خوش لباس⁶ پہننے والے خیر والے¹ انسان تھے۔

Muhammad bin Abdullah Abi Bakr, Tawdih al-Mushtabi fi Dabt Asma' al-Ruwa wa Ansabiha wa Alqabihim wa Kunahum (Beirut: Muassasat al-Risalah), Vol: 3, p: 29

¹ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، البداية والنهاية (مصر: دائرة المعارف، 1990ء)، ج: 14، ص: 42
Ibn Kathir, Isma'il bin 'Umar bin Kathir, Al-Bidayah wa al-Nihayah (Egypt: Dairat al-Ma'arif, 1990), Vol: 14, p: 42

² قاسم بن یوسف، استفاد الرحلة، ص: 38

Qasim bin Yusuf, Mustafad al-Rihlah, p: 38

³ ذہبی، ابو عبد اللہ بن محمد بن احمد، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2002ء)، ص: 101
Dhahabi, Abu Abdullah bin Muhammad bin Ahmad, (Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 2002), p: 101

⁴ قاسم بن یوسف، استفاد الرحلة، ص: 89

Qasim bin Yusuf, Mustafad al-Rihlah, p: 89

⁵ رجل دکن: رمیز وقور رزین، يقال للرجل اذا كان ساکنا وقولا، لسان العرب (مادة: دکن)
Rajul Dakan: Ramez Waqar Razeen, yuqal lal rajul iza kana saakinan waqaulan, Lisan al-Arab (Mada: Dakan)

⁶ السرارة: المرؤة والشرف وهي سروالرجل: ای کل ما ارتفع منه علا، لسان العرب مادة سمت

ان کے دوسرے شاگرد علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ انتہائی دیندار، عقلمند، بہت عجز و انکساری کرنے والے، طلباء سے محبت کرنے والے، خوش طبعی رکھنے والے اور خوبصورت² ڈاڑھی رکھنے والے شخصیت تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ان کی خوبصورتی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ خوبصورت انسان تھے کہ اہل دمیاط جب کسی دلہن کی خوبصورتی بیان کرنے میں مبالغہ کرتے تھے تو کہتے تھے کہ گویا یہ تو ابن جامد³ ہے (ابن الجامد علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے)۔

حصول علم کے لئے کاوشیں

علم القراءت

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی علمی زندگی کی ابتداء اپنے شہر دمیاط میں علم القراءت سے کی، آپ نے قرآن کریم کی قراءت سب سے اپنے استاذ کمال جو کہ نابینا تھے، اُن سے پڑھی، اور ان کے استاذ ابو الحسن علی بن شجاع بن سالم القرشی العباسی المصر (582 تا 661ھ) ہے، یہ اپنے زمانے میں علم القراءت کے بہت بڑے شیخ تھے، اور علم فنون کے

Al-Sararrah: Al-Mar'ah wal sharaf wa hi sara al-rajul: Ay kullu ma artafa'a minhu ala, Lisan al-Arab Mada: Samt

¹ ابو عبداللہ، رحلة العبدی، ص: 133

Abu Abdullah, Rihlat al-Abdari, p: 133

² ذہبی، أبو عبداللہ محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 2004ء)، ج: 4، ص: 144

Dhahabi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad, Tadhkirat al-Huffaz (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2004), Vol: 4, p: 144

³ ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی بن محمد، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، (بیروت: دارالمد الاسلامی)، ج: 2، ص: 417

Ibn Hajar al-Asqalani, Ahmad bin Ali bin Muhammad, Al-Durar al-Kamnah fi A'yan al-Mia al-Thamina, (Beirut: Dar al-Mad Islamic), Vol: 2, p: 417

مشارکین میں سے ایک امام تھے¹۔

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام اور خدمات

علامہ حافظ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام اور ان کی علمی خدمات، ان کے معاصر و اہل علاقہ اور بعد میں آنے والے علماء کے اقوال کو دیکھ کر واضح ہو جاتا ہے، جنہوں نے ہمیشہ تعریف و فضائل بیان کئے، اور ان کو ایسے علمی القابات سے نوازا، جس سے ان کی قدر و منزلت اور علو شان واضح ہوتی ہے، میں علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض تلامذہ کے اقوال سے آغاز کروں گا۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذ علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ علامہ حافظ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے شیخ، امام، حافظ الحدیث، علم الفقہ کے ماہر، محدثین کے شیخ²، اور اسی طرح علم الانساب کے ایک امام، علم الحدیث کے نقاد، اور تمام محاسن کو جمع کرنے والے³، اور اپنے زمانے کے سرچشمہ علوم⁴، بہت ہیبت و جلال والے⁵، اور فرمایا کہ میں نے ابوالحجاج المزنی سے سنا وہ فرما ہے تھے کہ میں نے علم الحدیث میں علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ قوی

¹ ذہبی، شمس الدین الذہبی، معرفة القراء الکبار علی الطبقات والأعصار (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2002ء)، ص: 658

Dhahabi, Shams al-Din al-Dhahabi, Ma'rifat al-Qurra al-Kibar Ala al-Tabaqat wa al-Asar (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2002), p: 658

² السیوطی، عبد الرحمن بن أبی بکر، طبقات الحفاظ (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 2002ء)، ج: 4، ص: 1477-1478

Al-Suyuti, Abdul Rahman bin Abi Bakr, Taqaat al-Huffaz (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2002), Vol: 4, p: 1477-1478

³ ابن عساکر، ابوالقاسم علی بن حسن، معجم الشیوخ (ریاض، دارالنضرة، 2004ء)، ج: 1، ص: 424
Ibn Asakir, Abu al-Qasim Ali bin Hasan, Mu'jam al-Shuyukh (Riyadh, Dar al-Nadrah, 2004), Vol: 1, p: 424

⁴ ذہبی، معرفة القراء الکبار، ج: 2، ص: 212

Dhahabi, Ma'rifat al-Qurra al-Kibar, Vol: 2, p: 212

⁵ ابن حجر عسقلانی، الدرالکامنة، ج: 2، ص: 418

Ibn Hajar al-Asqalani, Al-Durar al-Kamnah, Vol: 2, p: 418

حافظہ والا کسی کو¹ نہیں دیکھا، اور فرماتے ہیں کہ چار قسم کے لوگ میں نے اپنی زندگی میں بہت ذہین دیکھے ہیں، (1) ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ۔ (2) حافظ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ۔ (3) ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔ (4) ابوالحجاج المزنی رحمۃ اللہ علیہ۔

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مؤلف نے شائستہ تصانیف² کی ہیں، اور پھر فرمایا کہ ان کی بہت ہی گہری اور اعلیٰ تصانیف³ ہیں۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کی بہت ساری مؤلفات اور تصانیف ہیں کہ جو حدوں کو چھو⁴ رہی ہیں، پھر فرمایا کہ حسن تالیف و تصانیف میں ان کی کتب اعلیٰ ہیں، بلکہ ان کی تصانیف سے علم پھیلتا⁵ ہے۔

1- الاربعون⁶ التساعیات الاسناد والابدال⁷

¹ الکتانی، عبد العی بن عبد الکبیر الکتانی، فہرس الفہارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات (مصر: دارالغرب الاسلامی، 1994ء)، ج: 1، ص: 154

Al-Kattani, Abdul Hayy bin Abdul Kabir Al-Kattani, Fihrist al-Fiharis wa al-Athbat wa Mu'jam al-Ma'ajim wa al-Mashaikh wa al-Musalsalat (Egypt: Dar al-Gharb al-Islami, 1994), Vol: 1, p: 154

² ابن خلدون، عبدالرحمن، کتاب العبر (بیروت، دار الکتب العلمیہ)، ج: 4، ص: 13
Ibn Khaldun, Abdul Rahman, Kitab al-Ibar (Beirut, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah), Vol: 4, p: 13

³ ابن عساکر، معجم الشیوخ، ج: 1، ص: 424
Ibn Asakir, Mu'jam al-Shuyukh, Vol: 1, p: 424

⁴ ابن کثیر، طبقات فقہاء الشافعیین، ج: 2، ص: 424
Ibn Kathir, Tabaqat Fuqaha al-Shafi'een, Vol: 2, p: 424

⁵ ابن کثیر، البدایة والنہایة، ج: 14، ص: 42
Ibn Kathir, Al-Bidayah wa al-Nihayah, Vol: 14, p: 42

⁶ ان الغایة من کتب "الابعیات" ان یجمع المحدث اربعین حدیثا فی موضوع معین۔
An al-Ghayah min Kutub "Al-Iba'inat" in yajma'a al-muhaddith arba'in hadithan fi mawdu'i ma'in.

⁷ قاسم بن یوسف، استفاد الرحلة والاعتراب، ص: 46
Qasim bin Yusuf, Mustafad al-Rihlah wa al-Ightirab, p: 46

2- الاربعون العوالی من حدیث عز الدین بن عبد السلام¹

3- الاعیان الجیاد من شیوخ بغداد²

4- اخبار الخرج وما فیہا من القبائل³

5- حواشی علی الامام البخاری⁴

6- حواشی علی الامام المسلم⁵

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ بروز اتوار چاشت کے وقت پندرہ ذی القعدہ (705ھ) کو اچانک دارفانی سے کوچ کر گئے، اور ان کی اس تاریخ وفات پر کوئی خاص اختلاف بھی نہیں پایا جاتا، امام موصوف نے مدرسہ ظاہریہ میں نماز پڑھی، اور مسند درس حدیث پر آئے، ان کے سامنے احادیث پڑھی گئیں، پھر انہوں نے گھر جانے کی خواہش کی، اور

¹ ابن شاکر؛ محمد بن شاکر بن أحمد بن عبد الرحمن الکتبی الدارانی دمشقی، فوات الوفيات والذیل علیہا (بیروت: دار صادر، 2002)، ج: 2، ص: 351

Ibn Shakir; Muhammad bin Shakir bin Ahmad bin Abdul Rahman al-Kutbi al-Darani al-Dimashqi, Fawat al-Wafayat wa al-Dhayl 'alayha (Beirut: Dar Sader, 2002), Vol: 2, p: 351

² قاسم بن یوسف، استفاد الرحلة والاعتراب، ص: 47

Qasim bin Yusuf, Mustafad al-Rihlah wa al-Ightirab, p: 47

³ وهو الكتاب الذی نحققه ویاتی الحدیث عنہ

⁴ ابن تغری بردی؛ یوسف بن تغری بردی بن عبد اللہ الظاہری، المنہل الصافی والمستوفی بعد الوافی (بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء)، ج: 7، ص: 371

Ibn Taghri Bardii; Yusuf bin Taghri Bardii bin Abdullah al-Zahiri, Al-Manhal al-Safi wa al-Mastawfi ba'd al-Wafi (Beirut: Dar Ibn Kathir, 2002), Vol: 7, p: 371

⁵ ایضاً، ج: 7، ص: 371

Ibid, Vol: 7, p: 371

⁶ برنامج الوادی آشی (ص: 150)، وفوات الوفيات (ج: 2، ص: 410)، والدرالکامنہ (ج: 2، ص: 418)، طبقات الاسنوی (ج: 1، ص: 280)

Barnamaj al-Wadi Ashi (p: 150), Waqat al-Wafayat (Vol: 2, p: 410), Al-Durar al-Kamnah (Vol: 2, p: 418), Tabaqat al-Asnawi (Vol: 1, p: 280)

سیڑھیوں پر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، اور مردہ حالت¹ میں گھر منتقل کر دیئے گئے۔

تقویٰ سے متعلق آیات اور علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾²

اے ایمان والو! دل میں اللہ کا ویسا ہی خوف رکھو جیسا خوف رکھنے کا اس کا حق ہے، اور خبردار! تمہیں کسی اور حالت میں موت نہ آئے، بلکہ اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾³

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلادئے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو، اور رشتہ داریوں (کی حق تلفی سے) ڈرو۔ یقین رکھو کہ اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (٤٠) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾⁴

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی بات کہا کرو، اللہ تمہارے فائدے کے لئے تمہارے

¹ كانت هناك حلقات للحديث تسمى (المواعيد) وكانت هذه الحلقات تسمى باسماء المدرسين الذي يتلون التدريس فيها - انظر: نشأة الكليات لجورج مقدسى (ص: 26)

Nashat al-Kulliyat li George Maqdisi (p: 26)

² سورة آل عمران: 102

Aal-e-Imran: 102

³ سورة النساء: 1

An-Nisa: 1

⁴ سورة الاحزاب: 70-71

Al-Ahزاب: 70-71

کام سنوار دے گا، اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، اس نے وہ کامیابی حاصل کر لی جو زبردست کامیابی ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَتَنظُرْ نَفْسَ مَا قَدَّمْتُمْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾¹

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر نفس کو چاہئے کہ وہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا، اور اللہ سے ڈرے شک اللہ تمہارے اعمال کے بارے میں خبر رکھتے ہیں۔

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شریعت مطہرہ میں بنیادی چیز تقویٰ ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کو شروع فرماتے ہوئے آپ نے قرآن کریم سے تقویٰ سے متعلق آیات قرآنیہ کو جمع فرمایا ہے کہ جس طرح شریعت مطہرہ کے باقی احکام میں تقویٰ کا حکم ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک بیان کرتے ہوئے ہمیں کتنا ہی اخلاص اور تقویٰ کا دامن اختیار کرنا چاہئے۔

"ان شانک ہو الابتر"² اور علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال۔

ترجمہ: بیشک تمہارا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔

سابقہ ابن سعد کی سند کے حوالہ سے ہشام بن سائب الکلبی نے ہمیں خبر دی، اپنے والد سے، وہ ابو صالح سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ مکہ میں نبوت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قاسم کی ولادت ہوئی، اور انہیں کے نام سے آپ کی کنیت بنی، پھر حضرت زینب، پھر حضرت رقیہ، پھر حضرت فاطمہ، پھر حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں، پھر اسلام میں حضرت عبد اللہ پیدا ہوئے، ان کا لقب طیب و طاہر ہوا، ان سب کی والدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سب سے پہلے قاسم، اور پھر عبد اللہ مکہ میں

¹ الحشر: 17

Al-Hashr: 17

² سورة الكوثر: 3

Al-Kawthar: 3

فوت ہوئے، اس پر عاص بن وائل سہمی کہنے لگا کہ ان کی اولاد ختم ہو گئی پس یہ ناقص ہیں، اللہ تعالیٰ نے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔

نکاح ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال

﴿فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَا كَهَا﴾¹

پھر جب زید نے اس سے حاجت پوری کر لی تو ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر (باء کے ساتھ) بن غنیم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے کی، ان کا نام برہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھا، اور بنو غنم بن دودان نے اسلام قبول کیا تو اپنے مردوں اور عورتوں کو لیکر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے آگئے اور اپنے گھروں کو تالے لگا آئے، اور یہ لوگ حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی کے حلیف تھے، جب بنو جحش مکہ سے اپنے گھروں سے نکلے، تو ابوسفیان بن حرب نے اپنے حلیف ہونے اور دامادی کے رشتہ کی وجہ سے ان کے گھروں پر قبضہ کر لیا، اور ان گھروں کو بیچ دیا، ابوسفیان نے حاصل شدہ دراہم کے ساتھ جو کچھ کیا اس کی خبر جب بنو جحش کو پہنچی تو عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں اس سے بہتر گھر دیدیں، وہ بولے بالکل مجھے یہ بات پسند ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بس تمہیں اس سے بہتر گھر مل گیا۔

اور بنو جحش کی والدہ امیہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم ہیں، حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، انہوں نے طلاق دیدی، جب ان کی عدت ختم ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان میں ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا، اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہی بات فرما رہے ہیں:

﴿فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَا كَهَا﴾²

¹ سورة الاحزاب: 37

Al-Ahzab: 37

² سورة الاحزاب: 37

Al-Ahzab: 37

اور 4 ہجری ذی قعدہ میں صحیح قول کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی، اس وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا 35 سال سال کی تھیں، اور ان ہی کی وجہ سے آیت پردہ نازل ہوئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساکین کو روٹی اور گوشت کھلایا، اور 20 ہجری میں 50 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج مطہرات میں سے سب سے --- فوت ہونے والی ہیں، جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔¹

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عربوں میں اپنے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے شادی کرنا عیب تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عملی نمونہ امت کو دیکھا دیا۔ جیسا کہ اس آیت کی تفسیر میں ہے۔

خط کتابت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کی ابتداء کب کی قرآن کریم سے استدلال

﴿وَقَالَ اِزْكُبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾²

اور (نوح نے) فرمایا: اس میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر ہے۔ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾³

¹ حلبی، علی بن برہان الدین، السیرۃ الحلبيۃ للحلبی، باب ذکر أزواج النبی صلی اللہ علیہ و سلم، ج: 1، ص: 25

Halabi, Ali bin Burhan al-Din, Al-Sirah al-Halabiyyah li al-Halabi, Bab Zikr Azwaj al-Nabi Salallahu Alaihi Wasallam, Vol: 1, p: 25

و عیون الأثر فی فنون المغازی والشمال والسیر لابن سید الناس، (مکتبۃ القدسی، 1604ھ)، ج: 2، ص: 393۔

Aur Ayun al-Athar fi Funun al-Maghazi wal-Shama'il wal-Sir lil Ibn Sayyid al-Nas, (Maktaba al-Qudsi, 1604 AH), Vol: 2, p: 393

و الطبقات الکبری لابن سعد، ج: 8، ص: 108۔

Aur al-Tabaqat al-Kubra li Ibn Saad, Vol: 8, p: 108

² سورة هود: 41

Hud: 41

³ سورة النمل: 30

An-Naml: 30

بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو۔

ابن سعد نے زکریا بن ابی زائدہ سے امام شعبی سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ شروع میں اپنے خط کی ابتداء ایسے ہی کرتے تھے، جیسے قریش لکھتے تھے، یعنی **باسمک اللہم**،¹ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی،

﴿وَقَالَ اُزْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾²

پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ لکھنی شروع کی، یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی، **اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**³ پس آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنی شروع فرمادی۔⁴

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلی آیت **بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا** اور دوسرے آیت **اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ** کے بعد مستقل طور پر بسم اللہ شروع فرما کر **باسمک اللہم** کو ترک فرمادیا۔

آغازِ وحی اور خفیہ دعوت و تبلیغ کا کام

﴿اَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ - خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ - اَقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ - الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ - عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾⁵

¹ ابن سعد، محمد بن اسعد البغدادی، طبقات ابن سعد، (بیروت: دار الاشاعة، 2002ء)، ج: 1، ص: 278۔

Ibn Saad, Muhammad bin Saad al-Baghdadi, Tabaqat Ibn Saad, (Beirut: Dar al-Isha'ah, 2002), Vol: 1, p: 278

² سورة هود: 41

Hud: 41

³ سورة النمل: 30

An-Naml: 30

⁴ أبو داود، سليمان بن اشعث، مراسيل أبي داود، سليمان بن الأشعث أبي داود: باب ما جاء في الجهر بسم الله الرحمن الرحيم، ج: 1، ص: 44

Abu Dawood, Sulaiman bin Ash'ath, Mursalat Abi Dawood, Sulaiman bin al-Ash'ath Abu Dawood: Bab Ma Jaa fi al-Jahr bi Bismillah al-Rahman al-Rahim, Vol: 1, p: 44

⁵ العلق: 1-5

ترجمہ: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لو تھڑے سے بنایا۔ کلبی ابوصالح سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کھانا بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو آپ کو غار حرا میں نہ پایا، چنانچہ آپ کی تلاش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچاؤں اور ماموؤں کے گھر آدمی بھیجے مگر آپ نہ ملے جس سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پریشان ہوئیں، اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، حضرت خدیجہ نے پوچھا اے ابن عبد اللہ! آپ کہاں رہ گئے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب میں تمہیں وہ بات سناؤں گا جو میں نے سنی ہے، اللہ کی قسم یہ سب ہوا ہے، انہوں نے پوچھا کیا مطلب؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جبل حرا پر کھڑا تھا کہ ایک آنے والا آیا، اور کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خوش ہو جائیے اس لئے کہ میں جبریل ہوں، مجھے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے یہ بتانے کے لئے کہ آپ اس امت کے رسول ہیں، پھر اس نے ایک چمڑے کا ٹکڑا نکالا اور کہا کہ پڑھو میں نے کہا اللہ کی قسم میں کچھ بھی پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس نے کہا پڑھیے،

﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ - خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ - اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ -

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ - عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾¹

ابو عمرو کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عام الفیل کے 41 سال بعد 8 ربیع الاول کو نبوت عطا فرمائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نبوت ملی تو اس وقت یہ حال تھا کہ آپ جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرتے وہ آپ کو سلام کرتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھتے مگر درختوں اور پتھروں کے سوا کوئی نظر نہ آتا اور وہ یوں سلام کرتے السلام علیک یا رسول اللہ۔² مذکورہ روایات میں اسی واقع کی طرف اشارہ ہے کہ

Al-Alaq: 1-5

¹ العلق: 1-5

Al-Alaq: 1-5

² ابن إسحاق، محمد بن إسحاق بن یسار بن خیار المدنی، السیرة النبویة (بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء): باب فی التحدیث فی الحراء و نزول الوحی الاول، ج: 1، ص: 100

Ibn Ishaq, Muhammad bin Ishaq bin Yasar bin Khayar al-Madani, Al-Seerah al-Nabawiyah (Beirut: Dar Ibn Kathir, 2002): Bab fi al-Tahdith fi al-Hiraa' wa Nuzool al-Wahi al-Awwal, Vol: 1, p: 100

آغازِ وحی اور نزولِ قرآن کی پہلی وحی یہ آیت مبارکہ ہے۔

دعوتِ رسول کے واقعات اور علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا سیرت میں قرآنی آیات سے استدلال

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ

الْمُسْلِمِينَ﴾¹

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے آیا ہے اس کا اعلان کریں اور لوگوں کو اس کا حکم دیں اور انہیں اللہ کی طرف بلائیں، چنانچہ سب سے پہلی وحی کے نازل ہونے کے بعد تین سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم خفیہ دعوت دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علانیہ دعوت دینے کا حکم دیا۔²

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آیت ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

و السیرة النبویة لابن کثیر: باب إني لأعرف حجرا بمكة الخ، ج: 1، ص: 114۔

Aur Seerah al-Nabawiyah li Ibn Kathir: Bab Inni La'arifu Hajran bi Makkah al-Mukarramah, Vol: 1, p: 114.

¹ سورة فصليت: 33

Fussilat: 33

² الشامي، محمد بن يوسف، سبل الهدى والرشاد للصلحی، جماع أبواب مبعثه صلى الله عليه وسلم، الباب السادس في أمر الله سبحانه وتعالى رسوله محمدا صلى الله عليه وسلم بإظهار الإسلام، ج: 2، ص:

322

Al-Shami, Muhammad bin Yusuf, Subul al-Huda wa al-Rashad li al-Salihin, Jama Abwab Mab'athih Salallahu Alaihi Wasallam, Al-Bab al-Sadis fi Amr Allah Subhanahu wa Ta'ala Rasulahu Muhammadan Salallahu Alaihi Wasallam bi Izhar al-Islam, Vol: 2, p: 322

و الطبقات الكبرى لابن سعد: ذكر دعاء رسول الله، صلى الله عليه وسلم، الناس إلى الإسلام، ج: 1، ص: 199۔

al-Tabaqat al-Kubra li Ibn Saad: Zikr Dua Rasool Allah, Salallahu Alaihi Wasallam, al-Nas ila al-Islam, Vol: 1, p: 199.

وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ¹ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفیہ اور علانیہ اسلام کی دعوت دی، مردوں اور ضعیف لوگوں میں سے بہت بڑی تعداد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جس نے چاہا، اور کفار قریش بھی آپ کی دعوت کے مخالف نہ تھے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کی مجالس سے گزرتے تو وہ اشارہ کرتے ہوئے تبصرہ کرتے کہ بنو عبدالمطلب کا یہ لڑکا آسمان کی باتیں کرتا ہے، یہ صورت حال اس وقت تک رہی جب تک اللہ تعالیٰ نے ان کے معبودان باطلہ کا رد نہیں کیا اور جب تک ان کے آباؤ اجداد کی ہلاکت کا تذکرہ نہیں کیا جو کفر پر مرے تھے، بس اس کے بعد کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے لگے اور دشمنی شروع کر دی۔² علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے ذکر کرنے بعد یہ فرما رہے ہیں کہ سب سے پہلی وحی نازل ہونے کے بعد بھی تین سال تک آپ خفیہ طور پر دعوت دیتے رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

واقعہ حبشہ اور حضرت جعفر طیار کی تلاوت اور علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا استشہاد

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ سے لیکر وَمِنَّا الثَّلَاثَةَ الْأُخْرَىٰ تک

تارے کی قسم، جب وہ اترے۔ تو کیا تم نے دیکھا تو اس تیسری منات کو۔

ابن سعد نے اپنی سند سے جو مطلب بن عبد اللہ بن حنطب تک ہے، بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ قریش آپ کو تکلیف پہنچانے سے باز آگئے ہیں، اس لئے تنہائی میں بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی

¹ سورة فصلت: 33

Fussilat: 33

² ابن جوزی، الوفا بتعریف فضائل المصطفى لابن الجوزی: الباب الثالث عشر فی ذکر دعایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس إلى الإسلام، ج: 1، ص: 138

Ibn Juzayy, Al-Wafa bi Tareef Fada'il al-Mustafa li Ibn al-Jawzi: Al-Bab al-Thalathat Ashar fi Dhikr Da'wat Rasool Allah Salallahu Alaihi Wasallam al-Nas ila al-Islam, Vol: 1, p: 138

و الطبقات الكبرى لابن سعد: ذکر دعاء رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم، الناس إلى الإسلام، ج: 1، ص: 138۔

Aur al-Tabaqat al-Kubra li Ibn Saad: Zikr Dua Rasool Allah, Salallahu Alaihi Wasallam, al-Nas ila al-Islam, Vol: 1, p: 199.

کہ مجھ پر اب کوئی ایسی چیز نہ نازل ہو جس سے یہ لوگ مجھ سے دور ہو جائیں، آپ ﷺ اور آپ کی قوم دونوں ایک دوسرے کے قریب ہو گئے، آپ ﷺ ایک دن کعبہ کے گرد لگی ہوئی مجلسوں میں سے ایک مجلس میں تشریف فرماتے تھے کہ آپ نے ان آیات کی تلاوت شروع کی **وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ** سے لیکر **وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ** تک، توشیطان نے آپ ﷺ کی زبان پر یہ دو جملے ڈال دیئے، **تلك الغرائيق العلىٰ** یہ اعلیٰ قسم کے بت جن کی شفاعت کی امید ہے، آپ ﷺ نے ان جملوں کو ادا کر کے باقی سورت پڑھ کر اسے مکمل کیا اور آخر میں سجدہ کیا، قوم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا، ولید بن مغیرہ چونکہ بوڑھا ہو چکا تھا اس لئے سجدہ پر قادر نہ تھا، اس نے مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی کے قریب کی اور اس پر سجدہ کیا، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابو احمیم سعید بن عاص نے مٹی اٹھا کر پیشانی کے قریب کر کے اس پر سجدہ کیا کیونکہ یہ بوڑھا ہو چکا تھا، بعض کے ہاں مٹی اٹھانے والا ولید تھا اور بعض کے ہاں ابو احمیم تھا، اور بعض کے ہاں دونوں تھے، بہر حال آپ ﷺ نے جو کلمات ادا کئے تھے اس پر قوم راضی ہو گئی، اور کہنے لگے کہ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، پیدا کرتا ہے اور رزق دیتا ہے، لیکن ہمارے یہ الہ بھی اللہ کے ہاں سفارش کرتے ہیں، اب جب کہ آپ نے ان کا یہ حق تسلیم کر لیا ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہیں، کفار کی یہ بات آپ ﷺ کو اتنی شاق گزری کہ آپ گھر میں آ کر بیٹھ گئے، شام کو حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور یہ سورت انہوں نے آپ کے سامنے پڑھ کر کہا کہ یہ دو جملے تو میں نہیں لایا تھا، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی بات منسوب کر دی جو اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی تھی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات، **﴿وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْبَةً وَإِذَا لَا تَخَذُوكَ خَلِيلًا﴾** 2 سے لیکر **﴿ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا﴾** 3 تک نازل کیں۔⁴

1 النجم: 1-20

Al-Najm: 1-20

2 الاسراء: 73-75

Al-Isra: 73-75

3 الاسراء: 73-75

Al-Isra: 73-75

4 ابن سعد، الطبقات الكبرى: باب ذكر سبب رجوع أصحاب النبي، صلى الله عليه وسلم، من أرض

مشرکین کی طرف سے استہزا نبوی پر قرآنی ڈھارس اور علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا طرز استدلال

﴿فَأَصْدَعُ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضُ عَنِ الْمُشْرِكِينَ- إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ-
الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ- وَلَقَدْ نَعَلْنَاكَ أَنْكَ يَضِيقُ
صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ- فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ- وَاعْبُدْ رَبَّكَ
حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾¹

پس جس چیز کا تم کو حکم ملا ہے، اس کو کھول کر سنا دو اور مشرکوں سے اعراض کرو۔ ہم تمہاری طرف سے ان مذاق اڑانے والوں کے لیے کافی ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک کرتے ہیں۔ پس عنقریب وہ جان لیں گے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں، اس سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے۔ پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو۔ اور سجدہ کرنے والوں میں سے بنو۔ اور اپنے رب کی عبادت کرو۔ یہاں تک کہ تمہارے پاس یقینی بات آجائے۔

اس کی تفسیر میں قاضی ابو محمد عبدالحق بن عطیہ فرماتے ہیں: اصدع کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو احکامات دے کر مبعوث کیا گیا ہے، انہیں پھیلائیں اور صراحتاً بیان کیجئے، اور "صدع" کا معنی یہ ہے کہ جوڑی چیزوں کو اس طرح ایک دوسرے سے جدا کرنا، جیسے شیشہ کے ٹوٹ جانے کے بعد اس کے ٹکڑے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں، (لغوی معنی کی تطبیق اس طرح ہوگی) گویا کہ تصریح کرنے والا یہ کہتا ہے کہ میری طرف رجوع کیا جائے، تاکہ وہ لفظ کو اس کے متضادات معانی سے الگ کر سکے، اور ایسے ہی "صدیع" کا لفظ بھی صحیح کے لئے اسی لئے بولا جاتا ہے کہ وہ بھی رات کو الگ کرتی ہے۔²

الحبشة، ج: 1، ص: 205

Ibn Saad, Al-Tabaqat al-Kubra: Bab Zikr Sabab Rujoo As'hab al-Nabi, Salallahu Alaihi Wasallam, min Ard al-Habasha, Vol: 1, p: 205

1 الحجر: 99-94

Al-Hijr: 94-99

2 المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز للأندلسي أبي محمد عبد الحق بن غالب بن عطية: في تفسير سورة الحجر، رقم الآية: 94-99، (دار الكتب العلمية - لبنان 1613هـ)، ج: 3، ص: 373

اور مجاہد کہتے ہیں کہ یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی کہ نماز میں قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے، اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ﴿وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ کو آیت السیف نے منسوخ کر دیا، یہ بات ابن عباس نے کہی، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خبر دی کہ کفار مکہ میں سے جو آپ کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں، ہم نے ان پر ایسی ہلاکتیں ڈال کر آپ کی طرف سے کفایت کر دی ہے، جن میں پڑ کر وہ آپ ﷺ تک رسائی نہیں پا سکیں گئے، اور نہ ہی آپ کو کوئی تکلیف پہنچا سکیں گئے۔¹

اور عروہ بن زبیر اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ استہزاء کرنے والے پانچ افراد تھے، ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود بن مطلب ابو زمعہ، اسود بن عبد یغوث اور حارث بن عیطلہ جو قیس کا بیٹا ہے۔²

امام طبری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ مستہزئین آٹھ لوگ تھے سارے کے سارے جنگ بدر سے پہلے مر گئے۔³

Al-Muharrar al-Wajeez fi Tafsir al-Kitab al-Aziz li al-Andalusi Abi Muhammad Abdul Haq bin Ghalib bin Atiyya: Fi Tafsir Surah Al-Hijr, Verse: 94-99, (Dar al-Kutub al-Ilmiyyah - Lebanon, 1613 AH), Vol: 3, p: 373

¹ جامع البیان فی تأویل القرآن للطبری، محمد بن جریر، ابی جعفر، فی تفسیر سورة الحجر، رقم الآية: 99-94، (مؤسسة الرسالة، لبنان، 1620ھ)، ج: 17، ص: 153

Jami' al-Bayan fi Tafsir al-Quran li al-Tabari, Muhammad bin Jarir, Abi Ja'far, Fi Tafsir Surah Al-Hijr, Verse: 94-99, (Muassasat al-Risalah, Lebanon, 1620 AH), Vol: 17, p: 153

² الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تأویل القرآن (بیروت، دار ابن کثیر، ۲۰۰۲ء)، فی تفسیر سورة الحجر، رقم الآية: 99-94، (مؤسسة الرسالة، لبنان، 1420ھ)، ج: 17، ص: 152

Al-Tabari, Muhammad bin Jarir, Jami' al-Bayan fi Tafsir al-Quran (Beirut, Dar Ibn Kathir, 2002), Fi Tafsir Surah Al-Hijr, Verse: 94-99, (Muassasat al-Risalah, Lebanon, 1420 AH), Vol: 17, p: 152

³ ایضاً، فی تفسیر سورة الحجر، رقم الآية: 94-99، ج: 17، ص: 152

Fi Tafsir Surah Al-Hijr, Verse: 94-99, Vol: 17, p: 152

مؤسسة الرسالة، لبنان، 1420ھ

Muassasat al-Risalah, Lebanon, 1420 AH

عقد مواخات کا تذکرہ اور قرآنی آیات سے علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال

﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾¹

اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں (وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ سب

کچھ جانتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین کا باہم اس شرط پر عقد مواخات کر دیا کہ باہم ہمدردی و غم خواری کریں گے اور ذوی الارحام² مرنے کے بعد ایک دوسرے کے وارث ہوں گے، یہ جنگ بدر سے پہلے تک تھا، جب جنگ بدر ہوئی اور اللہ نے آیت ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾³ نازل فرمائی تو اس آیت نے ما قبل حکم کو منسوخ کر دیا، میراث کے بارے میں مواخات ختم ہو گئی اور ہر انسان کی میراث اس کے نسب و ورثہ و ذورحم کی طرف لوٹ گئی۔⁴

۵ الانفال : 75۔

Al-Anfal: 75.

² ذوی الارحام ان رشتہ داروں کو بولا جاتا ہے جو نہ تو ذوی الفروض ہو (جن کا حصہ قرآن و حدیث یا اجماع امت میں مقرر و متعین ہو) اور نہ ہی عصبہ (وہ رشتہ دار اگر ان میں سے کوئی اکیلا وارث بنے تو میت کے سارے ترکہ کا مالک ہو، اور اگر ذوی الفروض بھی ہوں تو ان کو حصہ دے دینے کے بعد جو باقی ہو اس سارے مال کا مالک بنتا ہو) ہو۔ (السر اجی فی المیراث)³ الانفال : 75۔

Al-Anfal: 75.

⁴ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، باب ذکر مؤاخاة رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم، بین المہاجرین والأنصار، ج: 1، ص: 237

Ibn Saad, Al-Tabaqat al-Kubra, Bab Zikr Mu'akhat Rasool Allah, Salallahu Alaihi Wasallam, bayn al-Muhajireen wa al-Ansar, Vol: 1, p: 237

وزاد المعاد فی ہدی خیر العباد لابن قیم الجوزیة، محمد بن ابی بکر بن قیم: باب المؤاخاة بین المہاجرین والأنصار، مؤسسة الرسالة، (بیروت: مکتبة المنار الإسلامیة، الكويت، 1415ھ)، ج: 3، ص: 55

Wazad al-Ma'ad fi Hadi Khair al-'Ibad li Ibn Qayyim al-Jawziyya, Muhammad bin Abi Bakr bin Qayyim: Bab al-Mu'akhat bayn al-Muhajireen wa al-Ansar, Muassasat al-Risalah, (Beirut: Maktabat al-Minar al-Islamiyyah, Kuwait, 1415 AH), Vol: 3, p: 55

تحویل قبلہ کا واقعہ اور قرآنی آیات کی تفسیر

﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا﴾¹

ترجمہ: ہم آسمان کی طرف آپ کے چہرے کا اٹھنا دیکھتے ہیں، ہم ضرور آپ کو ایسے قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے آپ خوش ہوں گے۔

ابن سعد نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن جعفر زہری نے بتایا، وہ عثمان بن محمد اخیسی رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور وہ ان دونوں حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ ہجرت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ اسے کعبہ کی طرف پھیر دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبریل علیہ السلام میری خواہش ہے کہ اللہ میرا رخ یہود کے قبلہ کی طرف سے پھیر دیں، جبریل نے کہا کہ میں تو محض ایک بندہ ہوں، آپ اپنے رب سے دعا کیجئے اور اسی سے درخواست کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، جب نماز پڑھتے تھے، اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی

﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا﴾²

ترجمہ: ہم آسمان کی طرف آپ کے چہرے کا اٹھنا دیکھتے ہیں، ہم ضرور آپ کو ایسے قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے آپ خوش ہوں گے۔

ابن سعد نے کہا کہ مجھے حسن بن موسیٰ نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ مجھے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو اسحاق سے اور وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ان کی اسی حدیث سے مروی ہے کہ چند آدمی قبل اس کے کہ قبلہ بیت اللہ کی طرف پھیرا جائے، اسی قبلہ پر وفات پا گئے، یا شہید ہوئے، ہمیں معلوم نہ ہوا کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے، اللہ نے یہ آیت نازل کی:

¹ البقرة: 144

² البقرة: 144

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾¹

ترجمہ: کہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان برباد کر دے، اللہ لوگوں کے ساتھ بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔²

مسجد قباء کے بارے میں قرآنی آیات اور دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال

﴿لَمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ﴾³

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ وہاں پیادل تشریف لایا کرتے تھے، فرمایا کہ جو وضو کرے اور اچھی طرح کرے، پھر مسجد قباء میں آئے، اور اس میں نماز پڑھے، تو اسے عمرہ کا ثواب ملے گا، سیدنا عمر پیر اور جمعرات کو اس میں آتے تھے، اور فرماتے تھے اگر یہ مسجد کسی اور طرف بھی ہوتی تو ہم ضرور اس کے سفر میں اونٹوں کو ہلاک کرتے، سیدنا ابو ایوب انصاری فرماتے تھے کہ یہی وہ مسجد ہے کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، ہشام عروہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے اس قول **لَمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ** کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ مسجد قباء ہے، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور دوسرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔⁵

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی عمرو بن عوف میں جو مسجد قباء تھی، تشریف لے گئے، انصار کے کچھ لوگ بھی آکر سلام کرنے لگے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

¹ البقرة: 143

Al-Baqarah: 143

² ابن سعد، الطبقات الكبرى، ص: 243

Ibn Saad, Al-Tabaqat al-Kubra, p: 243

³ التوبة: 108

At-Tawbah: 108

⁴ التوبة: 108

At-Tawbah: 108

⁵ ابن سعد، الطبقات الكبرى: باب ذكر المسجد الذي أسس على التقوى، ج: 1، ص: 244

Ibn Saad, Al-Tabaqat al-Kubra: Bab Zikr al-Masjid al-Ladhi Asasa 'ala at-Taqwa, Vol: 1, p: 244

صحیب بھی مسجد گئے تھے، میں صحیب سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جاتا تھا تو آپ ﷺ کیسے جواب دیتے تھے، کہنے لگے آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے۔¹

﴿انما جز الذین یحاربون اللہ ورسولہ﴾²

ترجمہ: یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں۔

شوال، چھ ہجری کو کرز بن جابر فہری کا لشکر عربینہ³ کی طرف نکلا۔ کہا جاتا ہے کہ عربینہ قبیلے کے آٹھ افراد نے آپ ﷺ کے پاس آکر اسلام قبول کر لیا، ان کو مدینے کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان کو صدقے کی اونٹنیوں کی طرف جانے کا حکم دیا جو کہ ذی الجدر⁴ نامی مقام میں چرا کرتی تھی۔ اور ذی الجدر قباء کی طرف مقام عیر کے قریب مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ پس وہ لوگ وہاں رہے یہاں تک کہ تندرست اور موٹے ہو گئے۔ صبح کے وقت انہوں نے اونٹنیوں پر حملہ کیا اور بھگا لے گئے۔ ان کو آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام یسار نامی شخص نے ایک جماعت کے ساتھ ان کو پایا۔ پس یسار ان سے لڑے تو انہوں نے یسار کے ہاتھ پاؤں کاٹ

¹ ابن سعد، الطبقات الکبری: باب ذکر المسجد الذی أسس علی التقوی، ج: 1، ص: 244

Ibn Saad, Al-Tabaqat al-Kubra: Bab Zikr al-Masjid al-Ladhi Asasa 'ala at-Taqwa, Vol: 1, p: 244

² سورة المائدة: 33

Al-Ma'idah: 33

³ "عربینہ" (عین پر ضمہ اور راء پر فتح، یاء ساکن ہے) یہ بنو عربینہ بن نذیر بن قیس یا بنو عربینہ بن ربیعہ بن نذیر کی اولاد ہیں، یہ وہی قبیلہ ہے جو مدینہ منورہ ایمان لانے کے لئے آیا تھا، مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر میں غنیمت کے اونٹوں کا پیشاب پینے کی اجازت دی، یہ قبیلہ جب وہاں گیا اور صحتمند ہو جانے کے بعد چرواہوں کو شہید کر ڈالا اور اونٹوں کو چڑا کر اپنے ساتھ لے جانا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملنے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ان کا پیچھا کرنے کو بولا، چنانچہ وہ راستے میں پکڑے گئے اور مثلہ کئے گئے۔

المآخوذ منعمدة القاری لبدر الدین العینی، ج: 24، ص: 38۔

Al-Makhudh Mun'amadat al-Qari lil Badr al-Din al-Ayni, Vol: 24, p: 38.

⁴ ذی جدر قباء کی ایک بستی جو مدینہ منورہ سے چھ یاسات میل کے فاصلے پر مقام عیر میں واقع ہے۔

از الطبقات الکبری لابن سعد، ج: 2، ص: 93۔

Az Al-Tabaqat al-Kubra li Ibn Saad, Vol: 2, p: 93.

کر اس کی زبان اور آنکھوں میں کانٹے چھسو کر ان کو قتل کر دیا۔ جب یہ خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے بیس گھوڑ سواروں کو بھیجا اور ان پر کرز بن جابر رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ پس انہوں نے ان ڈاکوؤں کو پایا، ان کو گھیر لیا اور قید کر لیا، اور اپنے ساتھ رسیوں سے باندھ کر گھوڑوں میں اپنے پیچھے بٹھا کر مدینہ منورہ لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غابہ کی طرف نکلے تھے۔ تو یہ لوگ بھی ان کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے۔ یہاں تک کہ رعایہ نامی مقام میں سیلابوں کے جمع ہونے کی جگہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھیں نکال کر وہی لٹکا دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیات نازل ہوئی۔

حد حرابہ سے متعلق قرآنی آیات علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ¹﴾

یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں۔

اس کے بعد کسی کی آنکھ نہیں نکالی گئی۔ اور وہ اونٹنیاں کل پندرہ تھی اور بہت دودھ دینے والی تھیں، تو ان کو مدینہ کی طرف لوٹا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے حناء نامی اونٹنی کو کم پایا اور اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو کہا گیا کہ اس کو ان لوگوں نے ذبح کر دیا ہے۔²

ادبِ نبوی سے متعلق قرآنی آیات اور علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنَ الْحُجْرَاتِ أَكْثَرُ هُمْ لَا يَعْقِلُونَ³﴾

¹ سورة المائدة : 33

Al-Ma'idah: 33

² واقدی، المغازی، ج: 2، ص: 548

Waqdi, Al-Maghazi, Vol: 2, p: 548.

الطبقات الكبرى لابن سعد البصری: باب سرية کرز بن جابر الفهري الى العرنين، (دار صادر، بيروت، لبنان، 1948 م)، ج: 2، ص: 93

Al-Tabaqat al-Kubra li Ibn Saad al-Basri: Bab Sariyah Karz bin Jabir al-Fahri ila al-Arnain, (Dar Sader, Beirut, Lebanon, 1948 CE), Vol: 2, p: 93.

³ سورة الحجرات : 4

Al-Hujurat: 4

ترجمہ: بیشک جو لوگ آپ ﷺ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہے۔ آپ ﷺ نے ان کے قیدیوں کو واپس کر دیا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصِيبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾¹

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح جانچ لو تاکہ لاعلمی میں کسی قوم کو مصیبت نہ پہنچاؤ اور پھر تم اپنے کیئے ہوئے پر نادم ہو جاؤ گے۔

محرم آٹھ ہجری کو بنو تمیم کی طرف سریہ عینہ بن حصن فزازی ہوا۔ اور وہ لوگ سقیاء اور ارض بنو تمیم کے درمیان رہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے عینہ بن حصن فزازی رضی اللہ عنہ کو پچاس عرب گھوڑ سواروں کے ساتھ بنو تمیم کی طرف بھیجا۔ ان میں کوئی مہاجر اور انصاری نہیں تھا۔ اور وہ لوگ رات کو چلتے تھے اور دن کو مورچہ زن ہو کر رہتے تھے۔ پس ان پر ایک صحرا میں حملہ کیا۔ مشرکین اپنی مویشیاں چرا رہے تھے جب انہوں نے مسلمانوں کو دیکھا تو بھاگ، ان میں سے بارہ آدمی قید ہوئے۔ اور انہوں نے ان کے محلوں میں گیارہ عورتوں اور تیس بچوں کو پایا تو ان کو بھی مدینہ لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو رملہ بنت حارث کے مکان میں قید کرنے کا حکم دیا۔ اور ان میں قبیلے کے متعدد رئیس بھی آئے تھے جن میں عطار بن حاجب، زبرقان بن زید، قیس بن عاصم، اقرع بن حابس، قیس بن حارث، نعیم بن سعد، عمرو بن احم، اور رباح بن حارث بن مشامع رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ پس عورتیں اور بچے ان کے آگے رونے لگے تو یہ لوگ آپ ﷺ کے دروازے پر آئے اور کہا کہ اے محمد ﷺ! ہماری طرف نکلو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اقامت کہہ

¹ سورة الحجرات : 6

Al-Hujurat: 6

² "سقیاء" مدینہ منورہ سے دودن کی مسافت پر واقعہ بیٹھے پانی کا کنواں ہے، یہاں دور دراز سے لوگ پانی کے لئے آتے ہیں کیونکہ اکثر علاقہ میں پانی سخت نمکین ہے۔ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جادہ کے راستے پر مکہ، مدینہ کے درمیان ایک بستی ہے۔

از معجم البلدان للحموی، ج: 5، ص: 628

Az Mu'jam al-Buldan li al-Hamawi, Jild: 5, Safha: 628.

دی۔ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ کر گفتگو کرنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ٹھہرے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور ظہر کی نماز پڑھ کر مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے۔ پس ان لوگوں نے عطار بن حاجب رضی اللہ عنہ کو آگے کیا اور انہوں نے خطاب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا تو انہوں نے ان کو جواب دیا۔ اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی،

﴿إِنَّ الَّذِينَ ينادُونَكَ مِنَ الْحُجْرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾²

بیشک جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قیدیوں کو واپس کر دیا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ کو صدقات وصول کرنے کے لئے بنو مصطلق کی طرف بھیجا، جو خزاعہ قبیلے سے تھے۔ وہ لوگ اسلام لاپچکے تھے اور مساجد بنائی تھی۔ جب انہوں نے ولید کے قریب آنے کی خبر سنی تو بیس لوگ ولید کی خوشی میں اونٹوں اور بکریوں کو لے کر ان سے ملنے کے لئے نکلے۔ جب ولید نے ان کو دیکھا تو دوبارہ پیٹھ پھیر کر مدینہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ان لوگوں نے ہتھیاروں سے مقابلہ کیا ہے اور صدقات جمع کرنے میں رکاوٹ بنے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب لوگوں کو بھیجنے کا ارادہ کیا جو ان سے جنگ کریں۔ اور جب یہ خبر ان لوگوں تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ لوگ آئے جو ولید سے ملے تھے اور انہوں نے نبی کو یم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ سارا واقعہ بیان کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ﴾

¹ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ خزرج کے انصار صحابہ میں شامل ہیں، آپ کی کنیت ابو محمد، خطیب انصار اور خطیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں شہادت کی بشارت دینا ثابت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، اس روز انصار کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھا۔
از البداية و النہایة لابن کثیر، ج: 5، ص: 363۔

Al-Bidaya wal-Nihaya li Ibn Kathir, Jild: 5, Safha: 363.

² سورة الحجرات: 4

فَتُصِيبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ¹

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح جانچ لو تاکہ لاعلمی میں کسی قوم کو مصیبت نہ پہنچاؤ اور پھر تم اپنے کیئے ہوئے پر نادم ہو جاؤ گے۔

رسول اللہ ﷺ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور ان کے ساتھ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ ان کے اموال سے صدقات وصول کریں اور ان کو شرائع اسلام سے آگاہ کریں اور ان کو قرآن مجید پڑھائیں۔ عباد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حکم پر کوئی زیادتی نہیں کی اور نہ ہی کوئی حق ضائع کیا۔ اور ان کو پاس دس دن تک رہے اور پھر آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹے۔²

¹ سورة الحجرات : 6

Al-Hujurat: 4

² ايضاً، باب سرية عيينة بن حصن الفزاري إلى بني تميم ، ج: 2، ص: 160

Iznan, Bab Sariyah Uyaynah bin Hasin al-Fazari ila Bani Tameem, Jild: 2, Safha: 160.